Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دار الافتاء
مدرسۃ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
0322-6444659
رابطہ نمبر 0333-6444659

سؤال: میر انکاح ایک لڑکے سے گھر والوں کی اجازت سے ہوا، کچھ وقت کے بعد گھر والوں نے اس لڑکے سے عدالت کے ذریعہ خلع لے لیا، میرے گھر والوں نے عدالت میں یہ جھوٹ بول کر خلع کیا کہ وہ شرابی اور غلط لڑکا ہے جبکہ وہ لڑکا حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور اس لڑکے نے نہ تو زبانی کلامی طلاق دی ہے اور نہ تحریری طور پر اور نہ وہ عدالت گیا ہے اور یہ خلع میری رخصتی سے پہلے ہوا تھا۔۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح عدالت کے ذریعہ جو خلع لیا ہے اس سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔

پھر اس کے بعد میر انکاح ایک شیعہ لڑکے سے گھر والوں کی اجازت سے ہوا، اس شرط پر کہ بعد میں وہ لڑکا سنی ہو جائے گا مگر پانچ سال گذرنے کے بعد بھی وہ اہل تشیع مذہب پر قائم ہے وہ تمام عبادات شیعہ مذہب پر کرتا ہے، لیکن ان پانچ سالوں میں کبھی کسی صحابی کی گستاخی نہیں کی اور میں ایک سنی مسلمان لڑکی ہوں مذکورہ مسئلہ میں میر انکاح اس شیعہ لڑکے سے ہوا یا نہیں؟ ابھی میر انکاح باقی ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔ اور میرے دو بچے بھی ہیں، مجھے پہلے ان چیزوں کے بارے میں معلومات نہیں تھی جب گھر والوں نے کہا تو اس وقت میں نے شادی کر لیا۔ اب اس کا حل بتادیں شرعی لحاظ سے مجھے کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

واضح رہے کہ خلع ایک مالی معاملہ ہے جس میں دیگر معاملات کی طرح اس میں بھی جانبین (میاں، بیوی) کی رضامندی ضروری ہے، شوہر کی رضامندی کے بغیر عدالت کا یک طرفہ خلع کا فیصلہ شرعا معتبر نہیں ہے۔

صورت مسؤلہ میں اگر سائلہ کے شوہر نے واقعی سائلہ کو طلاق یا خلع نہیں دی اور نہ ہی خلع کے فیصلہ پر رضامندی ظاہر کی، تو ایسی خلع شرعا معتبر نہیں ہے اور سائلہ چونکہ بدستور اپنے شوہر اول کے نکاح میں ہے اس لئے اس کا دوسری جگہ شادی کرنا جائز ہی نہیں تھا اور نہ ہی دوسرا نکاح منعقد ہوا ہے لہذا سائلہ پر لازم ہے کہ وہ فوراً دوسرے شوہر سے جدائی اختیار کرلے، اور اپنے اس فعل پر اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگے۔

فتاوی شامی میں ہے:

وَأَمَّا رُكْنُهُ فَهُوَ كَمَا فِي الْبَدَائِعِ: إذَا كَانَ بِعِوَضٍ الْإِيجَابُ وَالْقَبُولُ لِأَنَّهُ عَقْدٌ عَلَى الطَّلَاقِ بِعِوَضٍ، فَلَا تَقَعُ الْفُرْقَةُ، وَلَا يُسْتَحَقُّ الْعِوَضُ بِدُونِ الْقَبُولِ

(کتاب الطلاق باب الخلع 3/ 341 ط سعید)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

دار الافتاء
مدرسۃ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

خلع کے لئے شوہر کا رضامند ہونا ضروری ہے، جب تک شوہر خلع کو منظور نہ کرے خلع نہیں ہو سکتا۔

(کتاب الطلاق، باب الخلع واللعان 13/ 347 ط فاروقیہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

20 ربیع الثانی 1447ھ/14 اکتوبر 2025ء

فتویٰ نمبر:490

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی